س۔ عقیدہ آخرت: اس کے انسانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اثرات

۱۔ تعارف:

انسانی عقل کے مطابق ہر کوئی اپنی کارگزاری کا بدلہ چاہتا ہے اور بدلے والے دن ہی یہ پتا چلتا ہے کہ کس نے کتنا بہتر اور کتنا برا کام کیا۔ اس کے لیے ایک دن مقرر کیا گیا کہ جب کائنات کا نظام اپنی عمر پوری کر چکے اور اس کے بعد اس کے باسیوں کو ان کی زندگیوں کا حساب جزا و سزا کی صورت میں دیا جا سکے۔ اس دن کو یوم آخرت کہتے ہیں۔ اس دن کے دیگر نام: یوم القیامۃ (قیامت کا دن)، یوم الدین (جزا کا دن)، اور یوم البعث (دوبارہ اٹھنے کا دن) ہیں۔ اسلام میں عقیدہ آخرت کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ کوئی شخص اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک وہ عقیدہ آخرت پر یقین نہ رکھتا ہو۔ عقیدہ آخرت انسانوں کی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں پر بہت اثر انداز ہوتی ہے اور انسانوں کو مختلف معاملات پر مختلف فوائد دیتی ہے۔

۲۔ آخرت کے معنی:

آخرۃ (آخرت) مونث ہے آخر کی اور یہ ضد ہے اولیٰ کی۔ جیسے آخر کی ضد اول ہے۔

۱۔ آخرت کے لغوی معنی:

آخرت کے لغوی معنی ہیں "بعد میں ہونے والی یا آخری چیز"۔ آخرت کے مقابلے میں لفظ دنیا ہے جس کے معنی قریب کی چیز کی ہے۔

Bahar Paper Product

Scanned with CamScanner

M T W T F S

DATE:

۲- آخرت کی اصطلاحی تعریف:

آخرت شریعت اسلامیہ کی اصطلاح ہے اور اس کا اصطلاحی مفہوم یہ ہوگا کہ دنیا کی ہر شے فانی ہے اور ایک دن ایسا آئے گا جب ہر شے فنا ہو جائے گی۔ اس دنیا کی ختم ہو جانے پر ایک اور جہان آباد ہوگا۔ جس کا نام آخرت ہے۔ چونکہ وہ جہان اس دنیا کے بعد قائم ہوگا، اس لیے اُسے آخرت کہا گیا ہے۔

۳- اسلام کا تصور آخرت:

اسلام میں آخرت کا نہایت واضح تصور دیا گیا ہے۔ قیامت برپا ہوگی۔ یہ ساری کائنات ٹوٹ پھوٹ جائے گی۔ مرے ہوئے تمام انسانوں کو دوبارہ زندگی دے کر اٹھایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور سب کی پیشی ہوگی۔ جس کی نیکیاں زیادہ ہوں گی وہ انعام پائے گا اور جس کے برے اعمال زیادہ ہوں گے وہ سزا پائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یومئذ یصدر الناس اشتاتا لیروا اعمالھم ۵ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ۵ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ ۵

ترجمہ: "اس دن (آخرت کے دن) لوگ مختلف حالتوں میں لوٹیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں۔ تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے وہ اسے دیکھے گا۔ اور جو ایک ذرہ برابر برائی کرے وہ اسے دیکھے گا۔" (الزلزال : 8-6).

۴- قرآن کریم کی روشنی میں عقیدہ آخرت پر دلائل:

قرآن کریم میں جا بجا عقیدہ آخرت کا ذکر کیا گیا ہے، اس پر ایمان لانا اور اس کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ تاکہ انسان دنیا کی گہما گہمی میں دنیا میں آنے کے مقصد کو

Babar Paper Product

Scanned with CamScanner

نہ بھول جائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وان الذین لا یؤمنون بالآخرۃ اعتدنا
لھم عذابا الیما ۝

ترجمہ: "اور یہ کہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔" (بنی اسرائیل: 10)

ایک اور مقام پر ارشاد ربانی ہے:

وما ھذہ الحیوۃ الدنیا الا لھو و
لعب وان الدار الآخرۃ لھی الحیوان ۝

ترجمہ: "اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کود ہے اور بیشک آخرت کا گھر ضرور وہی سچی زندگی ہے۔" (العنکبوت: 64)

۵- احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں عقیدہ آخرت کی اہمیت:

آخرت کی اہمیت کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی احادیث مبارکہ ہیں۔ رسول ﷺ اللہ نے فرمایا:

"مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی مثل ساتھ ساتھ بھیجا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کو ساتھ ساتھ ملا کر فرمایا۔" (مسند احمد: ۸۴۳)

رسول اللہ ﷺ کا ایک اور فرمان مبارک ہے:

"دنیا میں نیکیاں اور اچھے اعمال کرنے والے آخرت میں اچھا بدلہ پائیں گے۔ اور دنیا میں برائیاں اور بد اعمالیاں کرنے والے آخرت میں بدترین بدلہ اور جزاء پائیں گے۔" (صحیح جامع: 2031)

۳- اسلام میں عقیدہ آخرت کے اہم اجزاء:

اسلام میں عقیدہ آخرت کے پانچ اہم اجزاء ہیں۔ یعنی اسلام میں

MTWTFS DATE:

عقیدہ آخرت سے مراد ان پانچ اجزاء پر یقین رکھنا ہے۔

۱۔ موت پر یقین:

عقیدہ آخرت پر ایمان رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ انسان کا موت پر یقین ہو، کیونکہ موت عقیدہ آخرت کا دروازہ ہے۔ جو انسان کو اس دنیا سے آخرت کی دنیا میں لے جاتی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ

ترجمہ: "ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے۔" (آل عمران: 185)۔

۲۔ عالم برزخ پر ایمان:

انسان کو اس بات پر بھی یقین ہو کہ مرنے کے بعد اس نے ایک خاص مدت قبر میں بھی گزارنی ہے جسے کہتے عالم برزخ۔ برزخ کے معنی ہیں "پردہ"۔ یہ ایک خاص مدت ہے مرنے کے بعد اور دوبارہ زندہ اٹھائے جانے تک۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ۝ (المطففین: 7)

ترجمہ: "یقیناً بیشک بدکاروں کا نامہ اعمال ضرور سجین میں ہے۔"

كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ۝

ترجمہ: "یقیناً بیشک نیک لوگوں کا نامہ اعمال ضرور علیین میں ہے۔" (المطففین: 18)

۳۔ دوبارہ زندہ اٹھایا جانے پر یقین:

انسان کا یہ بھی یقین ہونا چاہیئے کہ اسرافیل ؑ جب صور پھونکیں گے تو تمام لوگوں کو دوبارہ اٹھایا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

أَيَحْسَبُ الْإِنسَانُ أَلَّن نَّجْمَعَ عِظَامَهُ ۝

Scanned with CamScanner

M T W T F S DATE:

بلیٰ قدرین علی ان نسوی بنانہ ٥ (القیامۃ : 3-4)

ترجمہ : "کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہ فرمائیں گے۔ کیوں نہیں ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کے انگلیوں کے پوروں (تک) کو ٹھیک کر دیں۔"

۴- یوم الحساب کے دن پر ایمان :

عقیدہ آخرت پر ایمان رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ قیامت کے دن پر بھی یقین رکھیں، کہ اس دن سب اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ ارشاد ربانی ہے :

فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ ٥ ومن یعمل
مثقال ذرۃ شرا یرہ ٥

ترجمہ : "تو جو ایک ذرہ بھر نیکی کرے وہ اسے دیکھے گا۔ اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے وہ اسے دیکھے گا۔" (الزلزال : 7-8)

۵- ابدی زندگی گزارنے پر یقین :

ایک مسلمان کا حساب کتاب کے بعد ایک ہمیشہ والی زندگی پر بھی یقین ہونا چاہیئے۔ اور وہ ایک ابدی اور نا ختم ہونے والی زندگی ہوگی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

والذین امنوا و عملوا الصلحت سندخلھم جنت
تجری من تحتھا الانھر خلدین فیھا ابدا ط

ترجمہ : "اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے اچھے عمل کیے عنقریب ہم انہیں ان باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں (وہ) ان میں ہمیشہ رہیں گے۔"

(النساء : 57).

Babar Paper Product

Scanned with CamScanner

M T W T F S

DATE:

۴۔ آخرت پر ایمان لانے کی اہمیت:

مولانا صدرالدین اصلاحی لکھتے

کتاب "اسلام ایک نظر میں" میں آخرت پر ایمان لانے کی اہمیت کے بارے میں لکھتے ہیں۔ مومن ہونے کے لیے بالکل ناگزیر ہے کہ جس طرح اللہ پر ایمان لایا جائے اسی طرح آخرت پر بھی ایمان لایا جائے۔ اس کے بغیر آدمی مومن اور مسلم نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی عدم موجودگی میں اللہ پر ایمان رکھنا بھی کوئی معنی اور کوئی فائدہ نہیں رکھتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آخرت کا آنا بھی دراصل اللہ تعالیٰ کی بہت سی صفتوں کا ہی ایک فطری تقاضا ہے۔ اس زندگی کے بعد اگر کوئی موقع نہیں آتا کہ ہر شخص اپنے کیے کا بدلہ پائے، تو یہ اللہ تعالیٰ کی عدل و حکمت اور اس کی رحمت و حاکمیت کی صریح نفی ہوگی۔ اس لیے اللہ پر ایمان رکھنا اور جزا و سزا کا انکار کرنا، دونوں باتیں لفظوں کی حد تک تو اکھٹی ہو سکتی ہیں۔ مگر حقیقت میں کبھی اکھٹی نہیں ہو سکتیں۔

۵۔ انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی پر عقیدہ آخرت کے اثرات:

اگر انسان کے اندر مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور اپنے تمام اعمال کی جواب دہی کا احساس ہو تو وہ گناہوں سے بچتا ہے، ناحق مال لوٹنے سے گریز کرتا ہے اور معاشرے کا بہترین فرد ثابت ہوتا ہے۔ انسان کے اندر عقیدہ آخرت مضبوط اور مستحکم طریقے سے ہو تو انسان کے انفرادی و اجتماعی زندگی پر اس کے نمایاں اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

1. انسان کی انفرادی زندگی پر عقیدہ آخرت کے اثرات:

عقیدہ آخرت انسان کے بنیادی عقائد

Babar Paper Product

Scanned with CamScanner

M T W T F S DATE:

میں سے ہے اور اگر یوں کہا جائے کہ عقائد میں سب سے زیادہ نمایاں اثرات اسی عقیدہ کے ہیں تو یہ غلط نہ ہوگا۔ ذیل میں انسان کی انفرادی زندگی پر مرتب ہونے والے عقیدہ آخرت کے نمایاں اثرات بیان کیے جاتے ہیں جو خوبصورت معاشرے کی تشکیل میں سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہیں:

۱۔ دنیاوی زندگی کی حقیقت و مقصدیت پر یقین:

عقیدہ آخرت کو حقیقی معنوں میں تسلیم کرنے والے دنیا کی زندگی کو بامقصد سمجھنے لگتا ہے اور دنیاوی زندگی کے بارے میں نقطہ نظر انتہائی واضح، جامع اور حقیقت پسندانہ ہوجاتا ہے۔ عقیدہ آخرت انسان کو یہ شعور دیتی ہیں کہ وہ صرف کھانے پینے، کھیلنے اور وقت گزارنے کے لیے اس دنیا میں نہیں آیا بلکہ اس کی زندگی کا ایک مقصد ہے اور وہ ہے عبادت الٰہی۔ ارشاد ربانی ہے:

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (الذریت: ۵۶)

ترجمہ: "اور میں نے جن اور انسان کو اپنی عبادت کے لیے ہی پیدا کیا ہے۔"

۲۔ جوابدہی و ذمہ داری کا احساس اور نظم و ضبط:

آخرت پر یقین رکھنے سے انسان میں ذمہ داری کا احساس پیدا ہوتا ہے اور اسے یہ فکر رہتی ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو جواب دینا ہے۔ جبکہ آخرت کا منکر غیر ذمہ دار ہوجاتا ہے۔ اس کے برعکس جوابدہی اور ذمہ داری کے احساس سے زندگی میں ایک ترتیب اور ایک خاص نظم ضبط پیدا ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا حدیث مبارک ہے:

الا کلکم راع، وکلکم مسئول عن رعیتہ (سنن ترمذی: 1705)

ترجمہ: "تم میں سے ہر آدمی نگہبان ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہے۔"

Babar Paper Product

Scanned with CamScanner

M T W T F S DATE:

۳۔ نیکی سے رغبت پیدا تسکین قلب اور بدی سے نفرت و اجتناب:

جو شخص آخرت پر یقین رکھتا ہے وہ جانتا ہے کہ اس کے تمام اعمال، خواہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ، اس کے نامہ اعمال میں محفوظ کر لیے جاتے ہیں۔ اس لیے وہ نیکی کی طرف بڑھتا ہے اور بدی سے نفرت کرتا ہے تاکہ قیامت کے دن جب اس کا نامہ اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے تو اسے شرمندگی نہ اٹھانی پڑے۔ اور ان مومنین سے اللہ تعالیٰ نے بخشش کا وعدہ فرمایا ہے۔ ارشاد ہے:

وعد اللہ الذین امنو و عملو الصلحت لھم معفرۃ واجر عظیم۔

ترجمہ: "اللہ نے ایمان والوں اور اچھے عمل کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔" (المائدہ: ۹)۔

۴۔ بہادری و سرفروشی اور شجاعت کا فروغ:

عقیدہ آخرت انسان کے دل سے "غیر اللہ" کا خوف نکال دیتا ہے جس کی وجہ سے انسان اللہ کے سوا تمام اشیاء کے خوف سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اور اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے سے بھی نہیں کتراتا۔ اسی طرح یہ عقیدہ مومن کے دل میں شجاعت اور جذبہ سرفروشی پیدا کر کے معاشرے میں امن اور نیکی کے پھیلنے کی راہیں ہموار کر دیتا ہے۔

۵۔ انسان کے کردار میں صبر و تحمل کا فروغ:

عقیدہ آخرت سے انسان کے دل میں صبر و تحمل کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ حق کی خاطر جو بھی تکلیف برداشت کی جائے گی، اس کا اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر ملے گا۔ لہٰذا آخرت پر نظر رکھتے ہوئے وہ ہر مصیبت کا صبر و تحمل سے مقابلہ کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

Scanned with CamScanner

M T W T F S DATE:

الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ رجعون

ترجمہ: "جب انھیں کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔" (البقرہ: 156)

۶- انفاق فی سبیل اللہ - اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے کا جذبہ:

عقیدہ آخرت انسان کے دل میں یہ جذبہ پیدا کرتا ہے کہ حقیقی زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے۔ لہٰذا اسی سے لگاؤ رکھنا چاہیے جو اس زندگی کو کامیاب بنائے۔ چنانچہ مومن جتنا بھی دولت مند ہو جاتا ہے، اسی قدر زیادہ سخاوت اور فیاضی کرتا ہے، کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے اس کی آخرت کی زندگی سنور جائے گی۔ ارشاد ہے:

الذین ینفقون اموالھم بالیل والنھار سرا وعلانیۃ فلھم اجرھم عند ربھم ج

ترجمہ: "وہ لوگ جو رات اور دن میں، پوشیدہ اور اعلانیہ اپنے مال خیرات کرتے ہیں ان کے لیے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے۔" (البقرہ: 274)

۷- کردار سازی اور اعلیٰ اخلاق:

عقیدہ آخرت انسان کی کردار سازی اور اعلیٰ اخلاق کو فروغ دیتا ہے کیونکہ عقیدہ آخرت پر ایمان دراصل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو کردار و اخلاق کے اعلیٰ درجے پر فائز کیا ہے، لہٰذا مومن بھی اپنی کردار اور اخلاق کو نبی پاک کے اخلاق و کردار کی طرح بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ آپ ﷺ کا حدیث مبارک ہے:

"ترازو میں اچھے اخلاق و آداب سے زیادہ وزنی کوئی چیز نہیں ہے۔" (ابوداؤد).

Scanned with CamScanner

M T W T F S

DATE: ______

۸- تقوی و پرہیزگاری کی طرف راغب ہونا:

آخرت کا عقیدہ انسان میں تقوی و پرہیزگاری کی صفات بھی پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر تقوی کا معیار بتایا ہے اور اللہ تعالی نے بھی قرآن پاک میں تقوی کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:

ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم ۵

ترجمہ: "بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔" (الحجرات: 13)

2. انسان کی اجتماعی زندگی پر عقیدہ آخرت کے اثرات:

انسان چونکہ معاشرے کی ایک بنیادی اکائی ہے، اس لئے اثرات کے لحاظ سے فرد اور معاشرے میں ایک گہرا تعلق موجود ہے۔ جس طرح عقیدہ آخرت انفرادی زندگی پر مثبت انداز میں اثرانداز ہوتا ہے، اسی طرح یہ عقیدہ اجتماعی زندگی پر بھی مثبت انداز میں اثرانداز ہوگا۔ اس کے اثرات درج ذیل ہیں:

۱- معاشرتی اتحاد اور اخوت و بھائی چارہ:

جس معاشرے کے افراد عقیدہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں، ان میں اتحاد فکر اور اخوت و بھائی چارہ قائم ہو جاتا ہے۔ ان کی سوچ میں وحدت پیدا ہوتی ہے۔ وہ دنیاوی زندگی کو ثانوی حیثیت دیں گے اور اخروی حیات کو اولیت۔ ان کے افعال و کردار میں بھی وحدت کا تاثر قائم ہو جاتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا ۵

Bahar Paper Product

Scanned with CamScanner

ترجمہ: "اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو اور آپس میں تفرقہ مت ڈالو۔" (آل عمران: 103).

۲- انسانیت کی فلاح کا جذبہ:

عقیدہ آخرت انسان کو دوسرے انسانوں کی فلاح و بہبود کا درس دیتی ہے۔ اور معاشرہ تب فلاح انسانیت کا علمبردار بن جاتا ہے جب معاشرہ کے افراد گناہوں سے پرہیز، برائیوں سے نفرت، نیکی اور اچھائیوں سے محبت اور اعلیٰ روایات اور اقدار کو اپنائیں۔ حدیث پاک ہے:

ترجمہ: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کوئی بندہ مومن نہیں ہوتا یہاں تک کہ اپنے ہمسائے کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔" (البخاری: 13، مسلم: 72).

۳- عدل اور انصاف کی طرف رغبت:

عقیدہ آخرت انسان کو ظلم و جبر سے باز رکھتا ہے اور عدل پر مجبور کرتا ہے۔ اسے یقین ہوتا ہے کہ مرنے کے بعد اس نے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے، اس لیے وہ عدل و انصاف سے کام لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بھی یہی حکم ہے:

یا ایھا الذین امنوا کونوا قوامین بالقسط شھداء للہ

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ کے لیے گواہی دیتے ہوئے انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ۔" (النساء: 135)

۴- مثالی و خوبصورت معاشرے کی تشکیل:

عقیدہ آخرت کے تصور سزا و جزا سے دنیا میں بہترین معاشرہ تشکیل دینے کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس معاشرے میں طاقتور ظلم سے اور انسان گناہ سے اجتناب کرتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر رضائے الٰہی کے حصول کو اپنا نصب العین بنا لیا جاتا ہے۔

Babar Paper Product

Scanned with CamScanner

۵- مضبوط معاشرتی اقدار کا فروغ:

جب معاشرے کے افراد عقیدہ آخرت کی وجہ سے نڈر بے خوف اور بہادر بن جائیں اور جب شہادت اور جہاد کا جذبہ پیدا ہو جائے تو ایسی مضبوط معاشرتی اقدار کو فروغ حاصل ہوگا کہ پھر اس معاشرے کو دبانا یا اسے محکوم بنانا ناممکن اور ناقابل تسخیر ہو جائے گا۔

بقول اقبال:

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ
مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

۶- عفو و درگزر کا احساس:

عقیدہ آخرت انسان کے اندر یہ احساس پیدا کرتا ہے کہ اسے ایک دن اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے، اور دنیا میں جو کام کیے ہیں اس کا حساب کتاب ہوگا۔ اس طرح یہ احساس اس کے اندر عفو و درگزر کی صفت پیدا کرتا ہے۔

۶- حاصل بحث:

اللہ تعالیٰ کی ذات جہاں پر رحمان اور رحیم ہے وہاں پر وہ بااختیار منصف بھی ہے۔ دنیا میں بھی اس کا انصاف قائم ہوتا ہے، لیکن آخرت میں اس کے انصاف کا کامل ظہور ہوگا۔ یہ دنیا عمل کی جگہ ہے اور آخرت جزا اور بدلے کی جگہ۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان کا مرنے کے بعد کی زندگی پر نہ صرف اعتقادی یقین ہو بلکہ یہ یقین اس کے عمل میں بھی ظاہر ہو۔ کیونکہ عقیدہ آخرت انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی پر مکمل اثر انداز ہوتی ہے۔ اور یہ ہر موڑ پر انسان اور معاشرے کی رہنمائی کرتی ہے، جس سے ایک اچھا مسلمان اور خوبصورت معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔

Scanned with CamScanner